بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۷۔ سورۃ اعراف

ساتویں تراویح

آٹھویں پارہ کے نصف سے نویں پارہ کے ثلث کی تلاوت

ر پچھلی تراویح میں قرآن کی تلاوت کرتے رہنے کی تلقین ہم سن چکے ہیں۔ آج اسی سلسلے کا مضمون اس سورۃ اعراف میں بیان ہورہا ہے۔ لوگو! قرآن پڑھو۔ اس کی ہدایت پر عمل کرو۔ قیامت میں تم میں سے ہر ایک سے پوچھا جانے والا ہے۔ دیکھو! ان لوگوں کی طرح ہرگز نہ ہوجانا جنہیں اللہ نے کتابیں، صحیفے بھیجے۔ انہوں نے ان کو نہ پڑھا اور نہ ان پر عمل کیا۔ اس کتاب الٰہی سے انجانے رہے۔ کفر و ظلمت میں زندگی بسر کی۔ ان کا کیا (حشر) انجام ہوا۔ تم کو قرآن نے سنادیا ہے۔ بے دین بستیاں، خدا کی نافرمان بستیاں، آبادیاں ظلم و فساد آپس کے نفاق سے ہلاک کردی جاتی ہیں۔ خدا کا عذاب اوپر سے ان پر آتا ہے اور ایسی بے خبری میں آتا ہے کہ کسی کو مہلت اپنے بچاؤ کی نہیں ملتی۔ ظالم لوگوں کو نیند کی حالت میں جب وہ سورہے ہوتے ہیں خدا کا عذاب آپکڑتا ہے۔ یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ نے روئے زمین پر انسانوں کو پھیلایا ان کی آبادیاں بنائیں کہ انسانیت، آدمیت کے ساتھ زندگی بسر کریں شیطانیت کی حرکات کی ظلم زیادتی سے باز آئیں۔ آدم و ابلیس کا قصہ تم سن چکے ہو۔ شیطان تمہارا ازلی دشمن ہے۔ تم سے ہر وقت انتقام کی فکر میں گھات لگائے ہوئے رہتا ہے۔ اس سے بچو۔ خدا کا خوف ڈر دل میں رکھو۔ شیطان تمہارے دلوں کے اندر وسوسے ڈالتا، تمہارے خیالات پر قابو پالیتا ہے۔ تم حرص نفس، لذات نفس اپنی خواہشات و آرزوؤں، تمناؤں میں گم ہوجاتے ہو۔ آدم اور حوا نے بھی جنت کی آرام کی زندگی میں ہمیشہ کے عیش و آرام، تعیش کے لالچ اور حرص میں شیطان کے وسوسوں میں آکر غلطی کی اور اپنے انجام کو پہنچے تھے۔ تم اس واقعے سے سبق لو۔ حرص لالچ نفس کی خواہشات پر قابو حاصل کرو۔ آدم اکیلا نہیں رہا تھا اور تم اکیلے نہیں رہ سکتے۔ مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کے لیے لازمی رشتے ہیں دونوں ایک دوسرے کی ضرورت ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن ثابت ہوئے ہیں۔ دنیا کی زندگی

بہت مختصر ہے۔ عارضی، چند دن کی خوشنما دلفریب دھوکا ہے۔ اس کے مقابل تمہاری آخرت ہمیشہ کی قائم زندگی ہے۔ تم آخرت کی زندگی کا یقین محکم رکھو۔ آدم کی تخلیق کے بعد اس کی سب سے پہلی ضرورت شرمگاہوں کی حفاظت کے لیے ستر چھپانا تھا۔ لباس کی ضرورت اس کو محسوس ہوئی تھی۔ تمہارے لباس سے ستر کا چھپانا فرض قرار دیا گیا۔ تمہارا بہترین لباس خدا کے نزدیک تمہارا تقویٰ نیکی پرہیزگاری ہے۔ تمہیں قرآن نے پہلا حرف تقویٰ کا ھدی للمتقین سنایا تھا۔ انسان کو متقی بنانے کا کام قرآن کو سونپا گیا۔ قرآن متقی لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں۔ ان کو قرآن پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگ فطرت سے مجبور ہو کر بے حیائی فحاشی بدکاری شہوت پرستی کے کام کرتے رہتے ہیں دلیل دیتے ہیں کہ قدرت کے فطری جذبات ہیں، انسانی جبلت اور جذبہ انسان کا قدرتی عمل مرد اور عورت کی جنسی لذت ہے۔ باپ دادا سے پچھلے لوگوں سے ہوتا ہوا آیا ہے۔ قرآن نے اس کو دین کے دائرہ میں جکڑ کر رکھ دیا۔ اسلامی حدود شریعت کے طریقوں کے مطابق اجازت ہے جانوروں، حیوانوں کے طریقوں کی اجازت کبھی نہیں دی جو تم کرتے رہتے ہو۔ خدا پر بہتان مت لگاؤ، الزام مت دو کہ خدا نے سکھائے ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ عقیدہ و ایمان کمزور ہیں، سچے ہیں مستحکم مضبوط نہیں ہیں۔ لوگ عقیدہ آخرت کا یقین مستحکم رکھیں تو مسئلہ آسان، مشکل دور ہو سکتی ہے۔ حیات زندگی کے بعد ایک حیات اخروی موت کے بعد دوبارہ زندگی ہے۔ جہاں مکافات عمل پچھلی گئی گذری زندگی کے اعمال و افعال کا حساب و کتاب کا عقیدہ اور تصور ضروری ہے۔ من مانی زندگی گذارنے کا طریقہ چھوڑ کر خدا کے پسند کی زندگی، رسول اللہ کی سیرت طیبہ کی زندگی اختیار کرنا ہوگا۔ یہی نجات کی راہ ہے۔ اللہ نے تمہیں بڑی نعمتیں بہت سے انعام عطا کیے۔ کھانے پینے کی چیزیں حلال کر دیں۔ عورت کی سنگت محبت تم کو عطا کر دی اولاد والی دنیا کی ساری راحتیں جائز کر دیں۔ خوب کھاؤ پیو۔ قیمتی ریشمی لباس پہنو۔ سونے، چاندی کے زیورات عورتوں کو پہناؤ ان کو زینت سنگھار سے سنوارو۔

60 دنیا کی ساری نعمتوں کو مومنوں کے لیے دنیا کے جہاں کے لوگوں کو بخش دیں اور یہی نعمتیں ایمان والوں کو جنت میں بھی دی جانے والی ہیں۔ خدا نے نیک بندوں کے لیے ان کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جنتی لوگوں کو سب نعمتیں جو وہ دنیا میں حاصل کر رہے تھے سب ملیں گی۔ جن چیزوں کو حرام کیا گیا۔ سور کا گوشت، بہتا خون، شرک و کفر، بد عہدی، خیانت، چوری، ڈاکہ، قتل انسان، ظلم زیادتی، بد عہدی، بے انصافی، خیانت یہ حرام ہیں۔ ان سے بچو۔ خدا کا

قانونِ حیات و ممات اٹل ہے وہ بدل نہیں سکتا۔ اللہ نے آخرت کا قانون انصاف و عدل سے بنایا ہے۔ جو جنتی ہیں وہ جنت کے مستحق ہیں جو دوزخی ہیں دوزخ میں جائیں گے۔ جو لوگ نہ جنتی ہی کہلائے جائیں گے اور نہ دوزخی ہی سمجھے جائیں گے۔ خدا کی عدالت میزان میں نیکی اور بدی کے پلڑے متوازن ہوں تو ایسے لوگوں کو اعراف کے مقام پر رکھا جاوے گا۔ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک اوٹ، دیوار کردی گئی ہے جہاں یہ اعراف والے لوگ رکھے جائیں گے قرآن نے ان لوگوں کا معاملہ جنتی دوزخی لوگوں سے کس طرح ہوگا اس کا ذکر کیا ہے جنت کے بھی مدارج اور اعلیٰ نوئی مقامات ہیں درجوں کے لحاظ سے مقام ملیں گے۔ دوزخ کے لیے (19) انیس دروازے اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ نگہبانی کرنے والا ہوگا۔ قرآن نے 19 فرشتوں کا ذکر کیا ہے۔ آیات (38 سے 55) تک سارا حال سنایا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ نوحؑ کی قوم بت پرستی میں سب سے آگے تھی۔ جب ہر طرح کی کوشش اور تدبیریں ختم ہوگئیں تو نوحؑ نے بددعا کی کہ پروردگار ایسی ظالم بدکار، کافر مشرک قوم کو اس طرح تباہ و برباد کردے کہ روئے زمین پر ان کا نام لینے والا ان کا کوئی وارث بھی باقی نہ رہے۔ نافرمانی و شرک وراثت میں بھی منتقل ہوتا رہتا ہے۔ باپ سے بیٹے کو اس کا حصہ ضرور ملتا ہے۔ اللہ نے نوحؑ کی دعا قبول کی ساری قوم کو ہلاک سیلاب کیا گیا کوئی نہ بچا نہ ان کا نام لینے والا کوئی رہا۔ صرف چند ایمان والے خدا پرست باقی بچے جن سے دوبارہ دنیا آباد ہوئی اللہ نے نوحؑ کو آدمِ ثانی کا لقب دیا۔ نوحؑ کے بعد عادؑ و ثمودؑ کا حال بیان ہوا۔ ان کی ہلاکت تباہی کو سنایا پھر لوطؑ علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا۔ ان کی ساری قوم آسمان سے بارش، اولے اور پتھر کی برسات سے ہلاک ہوئی۔ ان کے بعد شعیبؑ علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا، ناپ تول میں وہ کمی بیشی، ترازوں میں جھول، بے ایمانی کرنے والی قوم تھی وہ بھی ہلاک ہوئی۔ سب کے آخر میں موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ سنایا گیا وہ فرعون کے دربار میں پہنچے وہاں اپنے معجزات کے کرشمے دکھائے فرعون نے جادو سحر جانا۔ بنی اسرائیل کی سرکشی کی ایک داستان قرآن نے شروع ہی سے سنادی ہے ان کی فردِ جرم بھی گنادی ہے۔

175 یہاں ایک مردِ مومن کا حال، عبرت کے لیے قرآن نے سنایا کہ خدا کا نیک متقی پارسا بندہ تھا۔ خدا کی عبادت اور بندگی میں زندگی گذاری۔ خدا نے اس کو اپنے پاس سے علم و حکمت عطا کیا اس کی بدولت اس کے درجات بلند ہوئے اس کے کمالات اس کی نیکیوں کے سبب وہ لوگوں میں مشہور ہوا۔ اس نے اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کی نفسانی لذات میں

وہ خدا کو بھول گیا اس کی عبادت اور تقویٰ ظاہرداری اور ریاکاری کا رہا اللہ نے اس سے اس کی بزرگی اور اس کے غرور و تکبر سے اس کا درجہ گرا دیا اس کی زبان کھینچ لی۔ اب اس کا حال یہ ہوا کہ ہر وقت کتے کی طرح زبان نکالے، لٹکائے ہانپتا رہتا ہے۔ اس کی یہ حالت عبرت کا سبق ہے۔ یہ مثال غرور تکبر میں گرجانے والوں کی نیز ہوا و ہوس میں نفسانی خواہشات کی تابع ہوجانے والوں کی ہے۔

180 انسانوں کی آبادیوں کی طرح جنات بھی اللہ کی مخلوق اس دنیا میں آباد رہتے بستے ہیں وہ دھوئیں سے پیدا ہوئے، لطیف مخلوق ہے نظر نہیں آتیں اللہ نے ان کے لیے رات کے اوقات مقرر کیے ہیں۔ انسان اور جنات دونوں اس دنیا میں رہتے بستے ہیں اللہ کی عبادت بندگی کرتے رہتے ہیں ان کے بھی انسانوں کی طرح مختلف عقیدے کے لوگ مختلف فرقے اور جماعتیں الگ الگ ہیں قیامت کے دن انسانوں، جناتوں کے مختلف گروہوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ سب کا فیصلہ سنائے گا۔ آخر میں حضور صلعم کو تبلیغ دین کی حکمت سکھائی کہ نرمی شفقت درگذر سے لوگوں کو دعوت دین دیتے رہو اللہ کی بندگی کرتے رہو۔